سوال

(397) فرض ادا کرنے کے بعد دوسروں کی امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
جس شخص نے خود فرض نماز ادا کرلی ہو تو کیا وہ یہی فرض نماز دوسروں کو پڑھا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کے جواز میں اہل علم میں اختلاف ہے۔ لیکن ہمیں بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے خود فرض نماز ادا کرلی ہو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ یعنی نفل پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ:

«لأن معاذا بن جبل، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یرجع فیصلی بقومه تلک الصلاة» (صحیح بخاری۔ حدیث نمبر 700)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے فرض نماز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کرتے تھے اور پھر اپنی قوم کو وہی نماز پڑھاتے تھے۔''

اس طرح سنن ابی داؤد میں روایت ہے کہ:

«ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطائفة من اصحابه فی الصلاة الخوف رکعتین ثم سلم ثم صلی بالطائفة الاخري رکعتین ثم سلم» (سنن ابی داؤد)

نبی کرکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی ایک جماعت کو نماز خوف کی دو رکعات پڑھایئں اور پھر سلام پھیر دیا پھر دوسری جماعت کو بھی دو رکعات پڑھایئں اور سلام پھیر دیا۔[1]

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی قول مروی ہے۔ کہ نفل پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنا جائز ہے۔ اور عطاء اوزواعی شافعی ابو ثور اور ابن المنذر کا بھی یہی قول ہے۔ (واللہ اعلم) (فتویٰ کمیٹی)

---

1. علامہ طحاوی نے اس حدیث کے بارے میں جو یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ تو یہ دعویٰ ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ علامہ سندھی فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث سے قطعی طور پر یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ نفل پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اور مخالفین کے پاس اس کا کوئی شافی جواب نہیں ہے۔ (عون المعبود ج: 4 ص: 90)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ : جلد1]

صفحہ نمبر361

محدث فتویٰ